24-4-2019

دورہ قرآن(2019)

پارہ نمبر2(سیقول)

پارہ 1 سے یادرہنے والی باتیں

1۔جب انسان اللہ ورسول ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بعض اوقات ایسے فتنے میں مبتلا کر دیتا ہے جس سے وہ کسی ایسی چیز کی محبت میں مبتلا ہو جاتا ہے جو اس کے لیے وبال جان بن جاتی ہے.

2۔ خیر سے ہمیشہ خیر ہی نکلتی ہے شر نہیں نکلتا اس لیے ہمیشہ خیر کے راستوں پر چلتے رہیں، کبھی مایوس نہ ہوں خواہ فوری نتیجہ نہ بھی نکلے.

3۔ ہمیں ہدایت کی دعا مانگنی چاہیئے کیونکہ سب سے زیادہ نفع مند دعا ہدایت کی دعا ہے.

4۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد سے عہد لیا تھا ہمیں بھی اپنی اولاد سے عہد لینا چاہیے کہ وہ ہمارے بعد کس دین پر رہیں گے، کس کی عبادت کریں گے

5۔ آدم علیہ السلام نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا بس ایک نافرمانی تھی، ایک لقمہ تھا جس کی وجہ سے جنت کا لباس اتروالیا گیا، تو ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ یہ تو چھوٹا سا گناہ ہے، یہ تو معمولی سی بات ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا.

6ایک دعا کثرت سے مانگیئے۔

اللہ تعالی ہمیں اخلاص اور قبولیت سے نواز جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اخلاص کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور عمل کی قبولیت کی دعا بھی مانگی.

7۔پتھر اپنے اندر پانی جمع کرتے رہتے ہیں پھر یکایک پھٹتے ہیں تو ان کے اندر سے خیر نکلتی ہے، بہ ظاہر لگتا ہے کہ سخت پتھر ہیں ان سے کوئی خیر نہیں ملے گی، اس لیے انسان کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے.

8۔ انسان کو دوسروں کے اعمال پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے اپنے لیے خود کمائی کرنی چاہیے.

9۔علم کے آنے کے بعد خواہش نفس کی پیروی نہیں کرنی چاہیے. علم ہی کی پیروی کرنی چاہیے

10. اچھی نیت کے ساتھ شروع کیے گئے عمل کا پھل بھی اچھا ہوتا ہے کیونکہ جیسا بیج ڈالا جاتا ہے ویسا ہی پھل نکلتا ہے.

قرآن مجید کو پڑھنے کے لیے ہماری نیت اچھی ہونی چاہیئے۔ایک وقت میں کئی نیتیں بھی ہو سکتی ہیں .

قرآن پڑھتے ہوئے ہماری نیت کیا ہونی چاہیے؟

:1اللہ تعالی کی رضا

:2نیکیوں میں اضافہ کرنے کے لیے

:3دل کو آباد کرنے کی نیت سے قرآن کی مثال بارش کی طرح ہے

:4دلوں کے اطمینان کے لیے

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُہُمۡ بِذِکۡرِ اللّٰہِ ؕ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ(الرعد: آیت28)

جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔

:5 دلوں کے شفاء کے لیے

:6 ہدایت کے لیے

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَتۡکُمۡ مَّوۡعِظَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوۡرِ ۬ۙ وَ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ(یونس: آیت57)

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لئے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔

:7 ایمان میں اضافہ کے لیے

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ وَ اِذَا تُلِیَتۡ عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُہٗ زَادَتۡہُمۡ اِیۡمَانًا وَّ عَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ۚ

(الانفال: آیت2)

بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

:8 عبادت کی غرض سے

☆ جہنم سے نجات پانے کے لیے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اگر قرآن کو کسی چمڑے میں لپیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے تو آگ اسے نہیں کھائے گی۔

گویا جس دل میں قرآن ہو گا وہ محفوظ ہو جائے گا

:9 قیامت کے دن سفارش کی امید سے

:10 زندگی کو بدلنے اور بہتر راستے پر چلنے کی غرض سے

:11 دنیا و آخرت کے فائدے کے لیے

:12 جنت الفردوس کے حصول کے لیے اس کو پڑھنا چاہیے

✷ ابن قیّم کہتے ہیں کسی بھی بندے کے لئے قرآن کی قرات اس میں لمبا غور و فکر کرنے اور قرآن کی آیات کے معنی پر مرکوز کرنے سے بڑھ کر اسکی زندگی اور آخرت میں اس سے زیادہ فائدہ مند اور اسکی نجات کے لئے اس سے زیادہ بہتر کچھ نہیں۔

سورت البقرۃ

❖ آیت142

عبادت میں اصل چیز

▫ظاہری، باطنی اقوال وافعال میں اللہ تعالی کی اطاعت ہے.

▫مشرق ومغرب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا اصل بات نہیں اصل چیز اللہ کی فرمان برداری ہے، جس طرف وہ حکم دے اس طرف رخ کرنا اصل کرنے کا کام ہے

▫**بیوقوف کون؟** جو اللہ کے دین پر، اسکے فیصلوں پر اعتراض کرتا ہے اسکو اس آیت میں دراصل بیوقوف کہا گیا ہے۔

▫**سیکھنے کی بات**

جب لوگ اللہ تعالی کے فیصلوں پر اعتراض کرتے ہیں تو عین ممکن ہے کہ صحیح بات کہنے کے باوجود آپ پر بھی لوگ اعتراض کریں، آپکا مذاق اڑایا جائے، مجنون کہا جائے،

▫ ایسے میں لوگوں کی باتوں کی پرواہ نہ کیجیے بلکہ **یہ دیکھئیے** کہ

▫جو طرز عمل آپ نے اختیار کیا ہے کیا وہ بذات خود درست ہے؟

▫کیا اللہ کے حکم اور پسند کے مطابق ہے؟

▪اگر ایسا ہے تو قطعا پرواہ نہ کریں اس لئے کہ اللہ تعالی کے حکم اور نبی ﷺ کی احادیث پر اعتراض کرنے والا ناسمجھ ہے.

▪لوگ مختلف تبصرے کرتے رہتے ہیں مثلا

▪ اگر بچے نہیں تو کہیں گے بچے کیوں نہیں؟

▪ اگر حجاب نہیں ہے تو وہ کیوں نہیں؟

▪ اگر کوئی فوت ہو گیا تو بیماری پر تبصرے وغیرہ وغیرہ

▪ آپ اپنی زندگی پر خود مطمئن ہوں اگر کوئی غلط کام نہیں کر رہے تو پشیمان نہ ہوں۔

▪**کامیابی یہی ہے** کہ انسان صحیح سمت اختیار کرے اور اسی کی طرف چلتا رہے چاہے قدم بہ قدم چلتا رہے یا دوڑ لگا دے۔ **اصل چیز ہے اللہ کی رضا کو پانا.**

■ جو شخص لوگوں کی باتوں سے بے نیاز ہو کر نیکی کا کام کرتا ہے وہ ہی نیکی پر استقامت اختیار کرتا ہے۔

■ عقلمند وہ ہی جو رب کے احکامات کو تسلیم کر لیتا ہے۔

■ قرآن کی آیات یا نبی ﷺ کی احادیث پر اگر کوئی اعتراض کرتا ہے تو اصل میں وہ ہی ناسمجھ ہے۔

■ کیا ناسمجھ کی بات کو اہمیت دی جائے گی اللہ رب العزت کی بات کے مقابلے میں؟ ہر گز نہیں۔

❖ آیت 143

وَسَطْ کا ایک معنی بہتر بھی ہوتا ہے.

▫یعنی جو مسلمان امت کے پاس علم ہے اس کی بناپر اسکو باقی سب لوگوں کے معاملات پر ایک ایسی نظر رکھنی ہے کیا صحیح ہے اور کیا نہیں۔

▫روز قیامت امت محمد ﷺ کی گواہی ہو گی.

▪زندگی میں بھی حالات کی تبدیلی امتحان ہوتا ہے کبھی خوشحالی کبھی بدحالی, کبھی صحت تو کبھی بیماری ہوتی ہے, کبھی فراغت کبھی مشغولیت ہوتی ہے. مومن کی ساری زندگی امتحان ہے.

الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفُوۡرُ ۙ

جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں اچھے کام کون کرتا ہے، اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔(الملک: آیت 2)

دیکھا یہ جائے گا کہ حالات کیسے بھی ہوں لیکن احسن عمل کون کرتا ہے؟

کرنے کا کام: احسن عمل ہے چاہے حالات کیسے بھی ہوں۔

احسن عمل کی دو بڑی شرائط

☆ اخلاص ☆ نبی کریم ﷺ کی پیروی

▪یہاں امتحان یہ تھا کہ آپ ﷺ نے اللہ کے حکم سے قبلہ کا رخ موڑ لیا تو بغیر سوال کئے کون آپ ﷺ کی پیروی کرتا ہے۔

▪تبدیلی انسان کی طبیعت پر گراں گزرتی ہے. جگہ، کام، وقت میں تبدیلی انسان کو مشکل لگتی ہے۔

▪اصل عبارت کی روح تو یہی ہے کہ جب تبدیلی کے لیے کہا جائے تو تبدیل ہو جاؤ.

▪اس آیت میں ایمان سے مراد نماز ہے.

لوگوں کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ جو نمازیں دوسرے قبلہ کی طرف رخ کر کے پڑھی تھیں وہ ضائع تو نہیں ہو گئیں انہیں بتایا جارہا ہے کہ اللہ تعالی نے ان نمازوں کو بھی قبول کر لیا کیونکہ وہ بھی اللہ کے حکم کے مطابق ہی کی تھیں.

لَرَءُوۡفٌ رءف سے ہے، رءفت جو رحمت کا سب سے آخری حصہ کہلاتا ہے۔یعنی وہ مرحلہ جو رحمت کے بعد آتا ہے.

جب رحمت شدت پکڑتی ہے تو وہ رءوف بھی ہو جاتا ہے

▪اللہ اپنے بندوں پر سب سے بڑھ کر یہاں تک کہ ماں سے بھی بڑھ کر رحم کرنے والا ہے.

دنیاو آخرت میں رحم کرنے والا ہے, بندوں کے لئے ہدایت کی راہیں کھولنے والا ہے اور بندوں کے دنیاوی امور میں آسانی پیدا کرنے والا ہے.

❖ آیت 145

▫یہود صخریٰ کی طرف رخ کرتے تھے اور نصاریٰ عبادت میں مشرقی حصے کی طرف رخ کرتے تھے۔

▫**جب ان کا اپنا قبلہ ایک دوسرے سے مختلف ہے تو پھر آپ ﷺ پر اعتراض کیوں؟**

◈ **اپنے اوپر ظلم کرنا کیا ہے؟**

علم آنے کے بعد خواہشات کی پیروی کرنا

❖ آیت 146

بہت بڑا ظلم کیا ہے؟ علم آجانے کے بعد حق کو چھپانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور اسے وہ چھپادے تو روز قیامت اس کے منہ میں آگ کی لگام میں سے ایک لگام لگائی جائے گی.

❖ آیت 148

ہر شخص کی زندگی کا ایک محور center of attraction ہوتا ہے،

ذرا سوچیے؟

☆ ہماری زندگی کا محور کیا ہے؟

☆ ہم relax کرنے کے لیے کس چیز کی طرف جاتے ہیں؟

جب ہم فارغ ہوتے ہیں، خوش ہونا چاہتے ہیں یا اپنی تھکاوٹ دور کرنا چاہتے ہیں تو کس طرف رجوع کرتے ہیں؟

فون، اسکرین کی طرف رخ کرتے ہیں. پہلے سیر کرنے کے لئے باہر نکلنا پڑتا تھا اب بیٹھے، لیٹے ہی دنیا کی سیر اس اسکرین کے ذریعے ہو جاتی ہے

! اپنا جائزہ لیجیے

▫ میری زندگی میں وہ کونسی چیز ہے جو مجھے راحت بخشتی ہے؟

▫ کیا وہ اللہ کا کلام ہے یا کیا وہ کوئی ذکر کی مجلس ہے یا کوئی نیک صالح صحبت ہے کہ جس کی طرف ہم دوڑتے ہیں؟

▪ مومن کو نیکی کا کاموں کی طرف شوق سے دوڑنا چاہیے۔

▪ فاستبقوا : سباق عربی میں کہتے ہیں دوڑ لگانے کو یعنی نیکیوں کی طرف دوڑو

▪ کچھ لوگوں کے لیے مال یا اولاد یا بزنس، جاب بہت اہم ہوتی ہے۔

یہ دیکھیے کہ میری زندگی میں وہ کونسی چیز ہے جس میں میرا مال، جان، وقت، شوق یا جذبہ لگ رہا ہے؟ ہر چیز اس کے گرد گھوم رہی ہے اور وہ کیا ہونی چاہیے؟

■ نیکیوں کی طرف دوڑ لگانا میری زندگی کا مقصد ہو۔

✨ آج کا Key Word ہے.

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ

❖ آیت149

▪اس میں علماء کا اتفاق ہے کہ فرض نماز کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا لازم ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

▪جو اللہ سے ڈرے گا وہ اللہ کی طرف راغب ہو گا، جو اللہ کی طرف راغب ہو گا وہ اس کے احکامات کی پابندی کرے گا۔

▪اس پر اللہ اپنی نعمت تمام کر دے گا، اس کو اپنی طرف آنے کا راستہ، ہدایت کا راستہ دکھا دے گا۔

یاد رکھیے

▫اللہ کی خشیت علم والوں کا شعار ہوتی ہے۔

▫اللہ کی خشیت انبیاء، کی صفت ہے۔

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ يَخْشَوْنَهٗ وَ لَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ۔۔۔

یہ سب ایسے تھے کے اللہ تعالٰی کے احکام پہنچایا کرتے تھے اور اللہ ہی سے ڈرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے (الأحزاب آیت 39)

▫فرشتوں کی صفت ہے

۔۔۔۔۔۔وَ هُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ

۔۔۔۔۔۔۔اور وہ خود ہیبت الٰہی سے لرزاں و ترساں ہیں۔(الأنبیاء 28)

▫اور متقین کی صفت ہے

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ هُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ (الأنبیاء آیت 49)

وہ لوگ جو اپنے رب سے بن دیکھے خوف کھاتے ہیں اور قیامت (کے تصور) سے کانپتے رہتے ہیں۔

▪ایمان والوں کو لوگوں سے ڈرنے کی بجائے اللہ سے ڈرتے ہوئے صرف اس کی ہی اطاعت کرتے رہنا چاہیے۔

مثلا

◈ نماز کا وقت آ گیا لوگوں سے نہ ڈریں جہاں وقت آ گیا پڑھ لیں، چاہے پبلک پلیس ہو، پارٹی یا گیدرنگ میں ہوں نماز پڑھ لیں۔

◈ حجاب کرنے یا حلال مال کمانے کی بات ہو، حق بیان کرنے کے بات ہو اللہ ہی کی طرف رجوع کریں لوگوں سے نہ ڈریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں نجات دینے والی ہیں جن میں سے ایک چھپے اور ظاہر میں اللہ کی خشیت (یعنی سب کے سامنے بھی اور تنہائی میں بھی) حدیث میں آتا ہے وہ آدمی آگ میں داخل نہ ہو گا جو اللہ کے ڈر سے رو یا یہاں تک کہ دودھ تھن میں واپس چلا جائے۔(یعنی لازما آگ سے بچ جائے گا ان شاء اللہ) کیونکہ اللہ کا ڈر نجات کا ذریعہ ہے۔

❖ آیت151

اللہ تعالی نے مومنوں کی ہدایت کے لیے ایک رول ماڈل بھیجا، ان کے اندر ایک رسول بھیجا جو چار کام کرتا ہے۔

1. تلاوت قرآن

2. تزکیہ

3. کتاب کی تعلیم

4. حکمت کی تعلیم

▪ آپ ﷺ کی امتی ہونے کی حیثیت سے ہمارا مشن بھی یہی ہونا چاہیے۔

▫ کہ ہم اللہ کی کتاب کو پڑھیں بھی اور پڑھائیں بھی۔

▫ اللہ کے رسول ﷺ کی حکمت کے ساتھ بھی بہترین معاملہ کریں۔

ان سب چیزوں کے پڑھنے کا مقصد کیا ہو؟

▫ تلاوت برائے تلاوت نہ ہو،

▫ صرف تعلیم برائے تعلیم نہ ہو بلکہ ان تمام چیزوں کے پڑھنے پڑھانے کا مقصد تزکیہ ہو۔

تزکیہ

سنورانے کا عمل ہے، انسان اندر و باہر سے سنور جائے، پہلے سے بہتر ہو جائے، اسکے اندر بہترین اخلاق آ جائے، اندر و باہر سے چمک اٹھے، وہ ایک بہترین انسان بن جائے, جو لوگوں کے لیے خیر کا باعث ہو۔

❖ آیت 152

وَ اذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ(الانفال 45)

▪ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر چیز سے بہتر چیز ہے

بہترین عمل یہ ہے کہ

▫ انسان جب دنیا سے رخصت ہو تو اس کی زبان پر اللہ ہی کا ذکر ہو۔ موت کے وقت میں اللہ کو یاد کرتا ہوا جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں اپنے دونوں ہونٹ ہلاتا رہتا ہے۔

یاد رکھیے

جس طرح کا ذکر ہم کریں گے ہمارا بھی ویسا ہی ذکر ہو گا۔

ذکر کے فائدے

☆ ایمان بڑھتا ہے

☆ اللہ کی محبت بڑھتی ہے

☆ اللہ کا قرب بھی بڑھتا ہے

☆ اللہ کی خشیت بھی بڑھتی ہے

ذکر کی بہترین شکل نماز ہے

❖ آیت 153

ذکر کے بعد، شکر کے بعد یہاں صبر کا ذکر آیا ہے۔

خوشحال ترین انسان کون ہے؟

جس کی زندگی میں تین چیزیں شامل ہو جائیں

ذکر۔۔اللہ کی یاد

شکر۔۔اللہ کی نعمتوں پر محبت کا رویہ اور بہترین عمل کا رویہ

صبر—مشکلات آنے پر صبر کا رویہ

▪ اور ان تمام چیزوں میں مددگار ہوتی ہے **نماز۔**

❖ آیت 154

▪ سب سے زیادہ صبر موت کے وقت کرنا چاہیے۔ اس آیت میں شہادت کی بات کی گئی۔

صبر کرنے کے لیے کیا چاہیے؟ مثبت سوچ

▫ اس آیت میں اللہ کے راستے میں موت کو زندگی کہہ کر صبر دلایا گیا

▫ جو اللہ کی راہ میں جان دے دیں وہ زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ وہ مرتے نہیں، بس تمہیں یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ "**موت**" زندگی کیسے ہو سکتی ہے۔

! یاد رکھیے صبر تو زندگی بھر کرتے ہی رہنا ہے کیونکہ زندگی میں آزمائشیں آئیں گی۔

❖ آیت 155

کون کونسی آزمائشیں؟

- خوف—دشمن، مستقبل کا خوف
- بھوک—فاقہ یا جاب کا چلے جانا
- جان کی کمی---اولاد کا فوت ہو جانا
- مال کی کمی....مال ضائع ہونا
- پھلوں کی کمی—پھل زندگی کا آخری نتیجہ ہوتا ہے. اس کا ضائع ہو جانا

یعنی ساری زندگی کام کیا اور جب آخری نتیجہ آیا تو اس کا پھل کھانا نصیب نہ ہوا، یہ انسان کے لئے بڑا تکلیف دہ مرحلہ ہوتا ہے، اس سے بھی آزمائش ہو سکتی ہے

مثلا: کسی بچے کو بہت محنت سے پڑھایا لکھایا جب جوان ہوا تو ایکسیڈنٹ میں فوت ہو گیا۔

▪ پھل چلا گیا، محنتوں کا پھل تھا، اولاد سب سے بہترین پھل ہوتی ہے انسان کا، بہترین کمائی ہوتی ہے انسان کی۔

▪ انسان کہتا ہے ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا لیکن اصل بات یہ کہ والدین کی محنت ضائع نہیں ہوتی، وہ اولاد اللہ کی امانت تھی اس نے لے لی۔

▪ اعتراض نہیں کر سکتے، صبر کرنا ہو گا اور صبر کا اجر اتنا بڑا قیامت کے دن ملے گا کہ انسان اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔

.......اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوۡنَ اَجۡرَہُمۡ بِغَیۡرِ حِسَابٍ

۔۔۔۔۔صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا ہے (الزمر آیت10)

▪ اس وقت انسان کہے گا کاش دنیا میں سارے ہی بیٹے چلے جاتے، میں کیا سمجھتا تھا کہ وہ میری آنکھوں سے اوجھل ہوا تو ختم ہو گیا، نہیں وہ اللہ نے اجر کی صورت میں سمیٹ لیا لیکن شرط یہ ہے کہ اگر تم نے صبر کیا

یاد رکھیے

ہر انسان کی آزمائش ہوتی ہے ہر ایک کسی نہ کسی چیز سے آزمایا جاتا ہے جیسے

▪ ام موسیٰ خوف کا شکار ہوئیں اپنے بیٹے کو دریا میں بہا کر ام موسیٰؑ کی آزمائش اپنے بچہ کو دریا میں بہا کر ہوئی.

موسیٰؑ بنی اسرائیل کو لیکر نکلے تو قوم پیچھے فرعونیوں کے آنے سے ڈرنے لگے ان کے لیے یہ آزمائش بن گئی.

صبر کا اجر:

☆ خوشخبری

☆ خیر کثیر

☆ بے حساب اجر

☆ مغفرت

صبر کا اظہار کیسے ہو گا؟ صبر کا اظہار رویہ اور باتوں سے ہو گا.

❖ آیت 156

مصیبت آنے پر یا مصیبت کی بات یاد آنے پر سب سے پہلا جملہ جو منہ سے نکلنا چاہیے وہ **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ**

▪ جب انسان آخرت کو یاد کر لیتا ہے تو مصیبت ہلکی ہو جاتی ہے۔

بیٹا چلا گیا تو ہم بھی جانے والے ہیں

▪ جن لوگوں نے آخرت اور واپسی کے سفر کو یاد کیا ان کے لیے مصیبتیں آسان ہو گئیں.

▪ اللہ تعالی اس دعا کے پڑھنے والے کو دنیا میں بھی بہترین نعم البدل عطا کرتے ہیں۔

اگر کسی کا چھوٹا بچہ فوت ہو جائے تو اللہ تعالی فرشتوں سے پوچھتے ہیں تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی وہ کہتے ہیں ہاں، اللہ تعالی فرماتے ہیں تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا وہ کہتے ہیں ہاں، تو اللہ تعالی پوچھتے ہیں میرے بندے نے کیا کہا، فرشتے کہتے ہیں اس نے تیری حمد بیان کی اور کہا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُونَ تو اللہ تعالی فرماتے ہیں میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔

اہم بات

▪ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُونَ کے ساتھ الحمدللہ، اللہ میں راضی ہوں، پڑھنا ہوتا ہے۔

▪ نبی کریم ﷺ صرف نعمت ملنے پر شکر نہیں کرتے تھے بلکہ تکلیف آنے پر بھی شکر ادا کرتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ (سنن ابن ماجہ:3803)

▪ خضرؑ نے اس چھوٹے بچے کی جان لے لی تھی جو بڑے ہو کر اپنے والدین کو بہت ستانے والا تھا۔

▪ ہمیں نہیں معلوم ہم سے جو چیز لی گئی ہے وہی ہمارے لیے بہتری کا باعث ہے۔

❖ آیت 157

صبر کرنے والوں کے لیے تین نعمتیں

☆ اللہ کی رضا

☆ اللہ کی رحمت

☆ اللہ کی ہدایت

❖ آیت 158

صبر کی عظیم ترین مثال

حضرت ہاجرہ نے اللہ کے حکم سے صبر کرتے ہوئے تنہا اس جگہ پر صبر کے ساتھ زندگی گزاری خوشی خوشی وہ دن کاٹے.

▪ آج کل Single Mothers کی زندگی کتنی مشکل ہو جاتی ہے صرف یہ سوچ سوچ کر کہ ہمارے ساتھ یہ کیوں ہو گیا

▫ کسی پر ایسا مشکل وقت آجائے تو وہ حضرت ہاجرہ کی کہانی یاد رکھے، انہوں نے وہ مشکل وقت کیسے گزارا تھا، بچے کی تربیت کیسے کی تھی؟

▫ آج کی مائیں ہر وقت یہ ہی رونا روتی رہتی ہیں کہ باپ تربیت میں کوئی حصہ نہیں ڈالتا، سارا کچھ مجھے ہی کرنا پڑتا ہے، مجھے ہی سمجھانا ہوتا ہے، **سمجھنے کی بات** کہ سارا اجر بھی تو ماں کے لئے اس تربیت اور تکلیف پر ہے۔

! یادرکھیے

▪ہر چیز اللہ کی کسی حکمت کے تحت ہوتی ہے کوئی وجہ ہوتی ہے۔

▪زندگی میں جب کچھ لیا جاتا ہے تو کچھ دیا بھی جاتا ہے

اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا (الشرح آیت 6)

بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

▪جو لوگ اللہ کی خاطر صبر کر جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے قدموں کے نشان بھی یادگار بنا دیتا ہے جس طرح آج صفا و مروۃ میں حضرت ھاجرہ کے قدموں کے نشان کی بڑے بڑے لوگ پیروی کرتے ہیں۔

❖ آیت 161

اللہ کی رحمت سے کون محروم رہتے ہے؟

جو لوگ اللہ، آخرت، فرشتوں، تقدیر کا انکار کرتے ہوئے دنیا سے جائیں

❖ آیت 163

ہم سب کا معبود ایک الٰہ ایک رب ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا اس کی عبادت,صفات، کمالات اور جمالات میں کوئی شریک نہیں.

اس بات کی دلیل کیا ہے؟

☆کائنات کی تخلیق۔ کائنات کی نشانیوں پر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

❖ آیت 164

اگر کسی تک پیغمبر کا پیغام نہ بھی پہنچے، حدیث نہ بھی پہنچے، کوئی دعوۃ دینے والا نہ بھی پہنچے پھر بھی یہ ساری نشانیاں رب کی طرف دعوت دے رہی ہیں کہ

ان سب کا بنانے والا ہی عبادت کے لائق ہے،

اسی کے آگے سر جھکاؤ،

اسی کو یاد کرو،

اسی کے لیے نماز، قربانی، صدقہ، سارے نیک اعمال کرو

▪سارے اعمال صرف اسی کی محبت میں ہونے چاہیے۔

❖ آیت 165

مخلوق کی محبت، چاہے وہ آسمان و زمین کی ہو چاہے کسی انسان یا کسی بت کی ہو۔

اگر وہ محبت حد سے بڑھ جائے اور اللہ کی محبت سے زیادہ ہو جائے تو وہ شرک فی المحبہ محبت میں شرک ہو جاتا ہے۔ تو اس سے بچنے کی ضرورت ہے۔

اپنے دلوں کا جائزہ لیجیے

☆ آپ کی زندگی میں سب سے زیادہ اہم کون ہے ؟

☆ آپ سب سے زیادہ کس کو یاد کرتے ہیں ؟

☆ آپ سب سے زیادہ کس کے ساتھ بات کر کے خوش ہوتے ہیں ؟

☆ آپ سب سے زیادہ کس پر بھروسہ کرتے ہیں ؟

☆ کس کے سپرد اپنے معاملات کرتے ہیں ؟

☆ جب آپ پر کوئی تکلیف آتی ہے تو کس کو یاد کرتے ہیں ؟

☆ جب آپ کو کوئی خوشی ملتی ہے تو سب سے پہلے کس کو یاد کرتے ہیں ؟

☆ جب آپ کو کوئی مال ملتا ہے تو سب سے پہلے کس کے لیے نکالتے ہیں ؟ کس کے لیے جمع کرتے ہیں ؟ کس کے لیے صدقہ کرتے ہیں ؟

▪ تو جس کے لیے یہ سب کچھ کرتے ہیں تو وہی آپ کا محبوب ہے اور وہی آپ کا محبوب اور معبود ہے .

◀ جو سب سے بڑا محبوب ہوتا ہے وہی اصل میں معبود ہوتا ہے

▪ اگر اللہ کو معبود مانا ہے تو سب سے بڑھ کر محبت بھی اسی سے ہونی چاہیے .

▪ جس کے ساتھ محبت ہوتی ہے اس کے لیے انسان بڑی بڑی قربانیاں کر جاتا ہے

باقی چیزوں کو پیچھے رکھتا ہے اس کو آگے رکھتا ہے .

▪ اس کی پسند ناپسند کو سامنے رکھتا ہے

! یاد رکھیے

▪ اللہ کی محبت انسان کے اعضاء پر بھی ظاہر ہوتی ہے .

▪ معاملات میں بھی ظاہر ہوتی ہے . انسان کے سب کاموں میں جھلکتی ہے .

☆ جب انسان کے دل میں اللہ کی محبت آتی ہے تو وہ اللہ کی اطاعت میں بہت محنت کرنے لگتا ہے ،

☆ اس کے دین کی خدمت کے لیے چاک وچوبند ہو جاتا ہے ،

☆ اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کا حریص ہو جاتا ہے ،

☆ وہ اس کے ساتھ سرگوشیاں کرنے میں لذت حاصل کرتا ہے ،

☆ وہ اللہ کے فیصلوں پر راضی ہو جاتا ہے ،

☆ اسے اللہ کی ملاقات کا شوق لگ جاتا ہے ،

☆ اسے اللہ کے ذکر سے اُنس حاصل ہوتا ہے ،

☆ اسے اللہ کے ذکر کے بغیر وحشت ہونے لگتی ہے،

☆ وہ لوگوں سے دور بھاگتا ہے تاکہ تنہائی میں اللہ کو یاد کر سکے،

☆ وہ تنہائیوں کو پسند کرتا ہے،

☆ اس کے دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے،

☆ اس کے دل میں ہر اس شخص کی محبت آتی ہے جو اللہ سے محبت کرتا ہے،

☆ اس کے دل میں اس کام کی محبت آجاتی ہے جو اللہ کا پسندیدہ کام ہوتا ہے،

☆ وہ اللہ کو سارے کے سارے غیر اللہ پر ترجیح دیتا ہے

❖ آیت 167

حسرت کے تین مواقع

نافرمان، شرک کرنے والے لوگ، دنیا کی محبت میں غرق اور غیر اللہ کی محبت میں غرق لوگ

1. موت کے وقت حسرت کا شکار ہوں گے

2. قبر میں حسرت کا شکار ہوں گے

3. آخرت میں حسرت کا شکار ہونگے

▪ سورت البقرۃ ایک بہت جامع سورت ہے

▫ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سورت 12 سال میں پڑھی تھی اور جس دن یہ سورت مکمل ہوئی تھی اس دن خوشی میں ایک بہت بڑا اونٹ ذبح کیا تھا۔

▫ ان کے بیٹے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سورت 8 سال میں سمجھی تھی.

✨ اللہ تعالی ہمیں بھی اس سورت کے ساتھ ایک طویل عرصہ گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کیونکہ

▫ اس سورت میں حلال وحرام، عقیدہ، اخلاق جیسے موضوعات ہیں۔ یہ دین کی جامع شکل ہے.

▫ اگر سورت البقرہ پڑھ لی جائے تو دین پورا سمجھ میں آجاتا ہے

❖ آیت 168

سب انسانوں کے فائدے کی بات بتادی گئی

کھانے کے دو اصول

☆ حلال ☆ طیب عمدہ ہو، خوش ذائقہ ہو،

اس کے ساتھ بھی دعا بھی کرنے چاہیے

اَللّٰھُمَّ اِنّیْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا

اَللّٰھُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِیْ بِفَضْلِكِ عَمَّنْ سِوَاكَ

❖ آیت 172

اس آیت کی رو سے دو چیزیں عبادت میں شامل ہو گئیں

1. طیب کھانا

2. اور کھا کر شکر ادا کرنا

❖ آیت 173

انتہائی مجبوری میں اگر کسی کو حرام کھانا پڑا تو وہ حرام کی چاہت رکھنے والا نہ ہو

❖ آیت 177

اس آیت کو **آیتُ البِر** بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں نیکی کا ایک جامع تصور دے دیا گیا ہے.

▪ جو یہ جاننا چاہے کہ نیکی کے کون کونسے کام ہیں اسے چاہیے کہ یہ آیت پڑھ لے۔

سب سے پہلے عقیدہ درست کرنے کی ضرورت ہے پھر حقوق العباد اور حقوق اللہ کی ادائیگی پر بات ہے۔

▪ سبحان اللہ بہت ساری چیزوں کو اکھٹا ذکر کر کے پھر عہد کو الگ سے ذکر کیا گیا،

وعدہ خلافی نہ کریں، جب کسی کے ساتھ کوئی معاہدہ کر لیں تو اسکو پورا کریں

▪ صبر نیکیوں کی بنیاد ہے جس میں صبر نہیں وہ نیکی کر نہیں سکتا، کر لے تو سنبھال نہیں سکتا، اگر سنبھال لے تو ضائع کرنے سے مشکل سے ہی بچتا ہے۔

مثلا:

▫ نیکی کا کام کر کے لوگوں سے تعریف چاہنے کے لیے ذکر کر بیٹھتے ہیں۔

▫ یا نیکی کر کے احسان جتاتے ہیں،

▫ ریاکاری کر کے ضائع کرتے ہیں.

▫ یہ بھی صبر ہے کہ انسان اپنا منہ روک لے، اللہ کے لیے کیا ہے پھر کس بات کا چرچا۔

▪ یہ سچ کی تعریف ہے، اس آیت میں متقین کی علامات بتادی گئی ہیں جو تقوی والے ہیں وہی کامیاب ہونے والے ہیں.

▪ ان صفات کی ترتیب میں بہت حکمت ہے

▫ رشتہ داروں کا ذکر،

▫یتیم جو چھوٹے ہوتے ہیں،

▫مسکین جو محتاج ہوتے ہیں، فاقہ لاحق ہوتا ہے

▫ابن ُ السبیل جن کی مدد کم ہوتی ہے،

▫مانگنے والے جو محتاج نہ بھی ہوں

یادرکھیئے رشتہ دار صدقے کا زیادہ مستحق ہے بہ نسبت دوسروں کے

❖ **آیت 178** زیادتی یہ کہ دیت لینے کے بعد بندہ بھی مار دے

❖ آیت 179

آئندہ قتل ہونے بند ہو جائیں گے اگر کچھ قاتلوں کو سزا مل گئ

دوسروں کے لئے عبرت کا نشان بن جائیں گے، بہ ظاہر تو زندگی جا رہی ہے مگر یہ بہت سی دوسری زندگیوں کو بچانے کا سبب بن رہی ہے

❖ آیت 180

▪متقی لوگ وصیت کرتے بھی ہیں اور وصیت پوری بھی کرتے ہیں.

▫وصیت اللہ کی طرف سے ایک صدقہ ہے

▪مال کو خیر میں استعمال کرنا چاہیے اور وارثوں کے لیے بھی کچھ نہ کچھ چھوڑنا چاہیے

▪ایک تہائی مال کی وصیت کی اجازت دی گئی ہے اور وہ بھی زیادہ بتایا گیا

▪بہتر یہی ہے کہ اپنی زندگی میں اپنے مال سے خود اچھے کام کر کے اجر کما لے۔

کیونکہ جو چھوڑ جائیں گے وہ دوسروں کا ہو جائے گا آپ کا وہ ہے جو استعمال کر لیا، کھا لیا، پہن لیا، صدقہ کر دیا وہ آپ کا ہو گیا اور جو آپ نے استعمال نہ کیا وہ دوسرے لے جائیں گے،

اور یہ بھی نہیں پتہ کہ کہاں استعمال کریں گے اگر نیک ہیں تو خیر کے رستہ میں کریں گے اگر وارث دین سے دور ہیں تو دنیا کی عیاشیاں میں خرچ کریں گے

بہتر یہ ہے کہ انسان آخرت پانے کے لیے اپنے ہاتھوں اپنی دنیا ہی میں کچھ نہ کچھ کر لے۔

❖ آیت 183

▪روزہ ایک کفایت کرنے والی عبادت ہے۔

ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا یہ روزہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! یہ ایک ایسا فرض ہے جو آخرت میں کفایت کر دینے والا ہے۔

▪یہ منفرد عمل ہے، خیر کا دروازہ ہے۔

▪جو ایمان اور ثواب کی امید سے روزے رکھے اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

▪ روزے کا اجر اللہ کے ذمہ ہے.

▪ روزے کو اللہ نے اپنے لیے خاص کیا.

▪ روزہ تقوی پیدا کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے جس میں تقوی آجاتا ہے اس کے سارے کام آسان ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالی اس کے سارے کام آسان کر دے گا۔

یادرکھیں روزہ سے تقوی، تقوی سے آسانی۔

❖ آیت184

▪ چھوڑے گئے روزوں کی گنتی پورا کرنا لازم ہے۔

▪ روزہ کے فدیہ میں ایک وقت کا کھانا دینا لازم ہے اگر دو وقت کا دے دیں تو بہت اچھا ہے۔

▪ بھوک یا بیماری سے ڈر کر روزہ چھوڑ کر فدیہ کی طرف نہیں جانا چاہیے بلکہ روزہ رکھو, ہو سکتا ہے وہ بیماری ہی چلی جائے جس کے ڈر سے روزہ چھوڑ رہے ہو۔

انسان بہت سے غلط کام لاعلمی سے کر جاتا ہے جب علم آجائے تو پھر عمل کرنا چاہیے

❖ آیت185

رمضان کی اہمیت قرآن کی وجہ سے ہے تو خود قرآن کی اہمیت کیا ہو گی؟

روزہ رکھنے کا مقصد تقوی کے علاوہ شکر بھی ہے۔

❖ آیت186

اٹھتے بیٹھتے، سفر میں حضر میں جب بھی رب کو پکاروگے وہ سنے گا۔ لیکن جواب کے لیے چاہیے کہ بندے بھی رب کا حکم مانیں۔

▪ بندوں کے ساتھ بھی تعلقات دوطرفہ ہوتے ہیں.

ماں باپ ہم پر خرچ کرتے ہیں تو ان کی قدر کریں، کوئی مسکرا کر دیکھے تو جواب دیں، کوئی سلام کرے تو جواب میں سلام کرے، کوئی اچھا مشورہ دے تو اس کا شکریہ ادا کریں، کوئی ہمارے کسی کام آتا ہے تو اس کے لیے دعا کریں۔ ▪ صرف لینے والے نہ بنیں بلکہ دینے والے بھی بنیں۔

وہ تو میری بہن ہے اسکو مجھ پر خرچ کرنا ہی چاہیے ایسی سوچ نہ ہو خود غرض نہ بنیں

▪ اسی طرح جب اللہ تعالی کا حکم آجائے تو حکم مانیں۔

▪ اپنے گناہوں پر نظر کریں کیونکہ گناہ بندے اور اللہ کے بیچ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں، بندے کا دل اللہ کی طرف مائل نہیں ہوتا، دعائیں بھی قبول نہیں ہوتی۔

ہم کہتے ہیں کہ میری دعائیں قبول نہیں ہوتیں ہم دیکھیں ہم کتنی اللہ کی بات مانتے ہیں۔

مستجاب الدعوات بننا چاہتے ہیں تو اللہ کی بات مانیں۔

یادرکھے!

رمضان آرہاہے اس میں خوب خوب دعائیں کرنی ہیں.

- تین آدمیوں کی دعارد نہیں ہوتی ان میں سے ایک روزہ دار ہے یہاں تک کے وہ روزہ افطار کرلے۔
- رمضان کے ہر دن اور رات میں دعائیں قبول ہوتی ہیں.
- دعاؤں کی لسٹ بنالیں
- اپنی پریشانیوں کو لکھ لیں، اور ایک ایک کا ذکر کر کے اللہ تعالی سے دعا کریں
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک رمضان کے ہر دن اور ہر رات اللہ تعالی کی طرف سے کچھ لوگوں کو جہنم سے نجات ملتی ہے۔

اللہ تعالی ہمیں بھی اس میں شامل کرلے۔ آمین۔

- اور ہر دن و رات میں مسلمان کی ایک دعا ایسی ضرور ہوتی ہے جو قبول ہوتی ہے۔

❖ آیت187

لباس کا مقصد: مزید خوبصورت کرنا.

- شوہر وبیوی کا تعلق بھی لباس کی طرح ہوتا ہے اسی لیے اسے داغ دار نہیں کرنا چاہیے، اسے اتارنا نہیں چاہیے، اسے اہمیت دینی چاہیے۔
- شوہر وبیوی ایک دوسرے کے عیب چھپاتے ہیں ہمارے بہت سے مسائل اس لیے بڑھتے ہیں کیونکہ وہ بیڈروم سے باہر آجاتے ہیں.
- گندگی جتنی پھیلے اتنی ہی سمیٹنی مشکل ہوتی ہے۔

اس لیے بڑا ضروری ہے کہ شوہر وبیوی ایک دوسرے کو زینت بخشیں.

✨ یہ اس وقت ہو گا جب صرف اپنے لیے سوچنا چھوڑ کر دوسرے کے لیے سوچنا شروع کریں گے, حالات بدل جائیں گے۔

- اگر وقت نہیں بدلتا تو اس وقت کو صبر سے گزاریں گے۔
- آپ دوسرے کا پردہ رکھیں اللہ آپ کا رکھے گا۔ شوہر کا حق دیتے رہیں، جس طرح لباس کی فکر کرتے ہیں اس طرح زینت دار بنائیں اس رشتے کو، عیب ڈھانکیں، غلطیوں کو ڈھانپتے رہیں، آپس کے معاملات خود سلجھائیں، والدین، اور بہن بھائیوں میں ایک دوسرے کا پردہ چاک نہ کریں

ایک دوسرے کا لباس ہیں اسکو اچھی طرح سمجھیں۔

ایک دوسرے کا خیال کریں۔

لباس میلا ہو، داغ دار ہو تو فورا فکر ہوتی ہے کیا ہمیں اپنے شوہر کے دین یا کسی ایسی عادت کی فکر ہے اللہ کو جو ناپسند ہو اس کے لئے کتنی دعائیں مانگتے ہیں۔

❖ آیت189

چاند اللہ کی بڑی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی ہے.

چاند کے ذریعے

☆عبادت کا تعین ہوتا ہے

☆روزے کب آئیں گے

☆محرم کب ہے

☆ایام بیض کے روزے کب رکھنے ہیں

▪اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی نے ہمارے لیے دین کو کتنا آسان کیا کہ ابدی کیلینڈر مقرر کر دیا.

... وَ اٰتُوا الۡبُیُوۡتَ مِنۡ اَبۡوَابِهَا ... ہر کام کو اس کے درست طریقے سے کرو

❖ آیت195

فی سبیل اللہ میں خرچ کرنے سے مراد

☆اللہ کے دین کے لیے

☆دین کے دفاع کے لیے

☆دینی اداروں کی ترقی اور مضبوطی کے لیے

دین ہے تو تم بچے ہوئے ہو اس لیے دین کے لئے خرچ کرو

▪یہ سب کچھ احسان کے درجے میں کرو کیونکہ اللہ تعالی محسنین سے محبت کرتا ہے.

❖ آیت197

حج کا سفر خوب خوب نیکیوں کا سفر ہونا چاہیے۔

اسی لئے بعض علماء کہتے ہیں کہ جب مکہ میں داخل ہو تو قرآن ختم کیے بغیر نہ نکلیں.

اس لیے جب حج و عمرہ کے لیے جائیں تو اس طرح کے ٹارگٹس پہلے سے سیٹ کر لیں.

❖ آیت198

ذکر بھی ایک عبادت ہے اس لیے من مانے طریقوں سے ذکر نہیں ہونا چاہیئے۔

❖ آیت199

... ثُمَّ اَفِیۡضُوۡا مِنۡ حَیۡثُ اَفَاضَ النَّاسُ...

یعنی عرفات تک جاؤ کیونکہ قریش کے سردار یہ سمجھتے تھے کہ یہ عوام کے لیے ہے اور ہم خاص لوگ ہیں.

لیکن حج میں کوئی اسپیشل نہیں ہوتا.

▪ اللہ تعالی کے نزدیک سب سے اہم وہ ہے جس کا تقوی زیادہ ہے اسی کا حج زیادہ بہترین ہے.

▪ حج کے موقع پر سب سے زیادہ فکر

اپنے گناہوں کی معافی کی ہونی چاہیئے۔

❖ آیت200

حج کے موقع پر صرف دنیا مانگنے مت جائیں ورنہ کہیں آخرت نہ ہاتھ سے چھوٹ جائے.

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

دنیا کی بھلائی

صحت, ایمان، عافیت, تقوی, توکل, اللہ کی محبت, رحمت, رغبت کی طرف متوجہ ہونا

آخرت کی بھلائی

بخشش, اللہ تعالی کا دیدار, جنت الفردوس, آپ کی صحبت

آپ ﷺ یہ دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے.

جتنی محنت کریں گے، رغبت عبادت کی رکھیں اتنا اجر پائیں گے

❖ آیت203

اللہ تعالی اعمال اور دلوں کو دیکھتا ہے وہ شکلوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا.

❖ آیت204

Emotional leaks

لوگ کچھ خاص باتوں کے بارے میں بہت حساس ہوتے ہیں اگر اس بارے میں کچھ کہہ دیا جائے تو وہ فورا کنٹرول سے باہر ہو جاتے ہیں اور reactionary ہو جاتے ہیں.

جیسے کوئی کہے کہ آپ تو ہر وقت طنزیہ بات کرتی ہیں اس جملے پر دو رویے ہو سکتے ہیں یا تو لڑنے لگیں یا پھر اپنی اصلاح کی طرف بڑھ جائیں.

▪ بہت سے جھگڑوں کی بنیاد اپنی کمزوریاں ہی ہوتی ہیں جن پر کام نہیں کیا ہوتا.

اپنا جائزہ لیجیے

کون کونسے مواقع ایسے ہیں جن پر میں آپے سے باہر ہو جاتی ہوں. ان کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے

☆ اللہ تعالی سے دعا کرنی ہے ☆ اچھی صحبت اختیار کرنی ہے

☆ اپنے آپ کو جاننا ہے.

کسی کا قول ہے

میں جوں جوں بڑا ہوتا جا رہا ہوں اپنے آپ کو زیادہ پہچان رہا ہوں اور اپنے بڑھاپے کو زیادہ انجوائے کر رہا ہوں.

یہ کام وہی کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو جانتا ہے.

▪ والدین، شوہر کی، بہن بھائیوں، بچوں کی کون سی بات ہے جن پر میں فوری بھڑک اٹھتی ہو، ساری اچھی باتیں کرنا بھول جاتی ہوں، جاھلوں کی طرح چیخنا شروع کر دیتی ہوں

بچے ماں باپ میں سے اس کی عزت نہیں کرتے جو زبان درازی کرے، بدزبانی کر کے عزت نہیں کمائی جا سکتی

▪ بہت سی لڑائیوں کی بنیاد مالی معاملات اور دنیا کی چیزوں کی محبت بھی ہوتی ہیں.

❖ آیت209

عبادت, معاملات, لباس, غذا, شادی بیاہ, طلاق ہو غرض ہر معاملے میں اسلام کے اصولوں کے مطابق چلو اور شیطان کو اچکنے کا موقع نہ دو.

❖ آیت214

دنیا میں کسی بھی چیز میں امتحان کے بغیر, تجربات کی بھٹی سے گزرے بغیر مہارت حاصل نہیں ہو سکتی.

▪ اسی طرح دینی معاملات میں بھی امتحان کے بغیر کامیابی نہیں ملتی.

▪ اللہ تعالی اپنے پیغمبروں اور ایمان والوں کی آزمائش لیتا ہے. اس لیے اگر دین کی وجہ سے کوئی آزمائش آئے تو صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگتے ہوئے جمے رہنا چاہیے۔

❖ آیت216

...وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـٴًـا وَّ هوَ شَرٌّ لَّكُمْ ...

▪ ان چیزوں, کاموں, لوگوں کی لسٹ بنائیے جو آپ کو ناپسند ہیں.

پھر سوچنا شروع کیجیے

ان میں کیا خیر ہے, ان کے آنے سے میری زندگی میں کتنی اصلاح ہوئی, میری شخصیت میں کتنا نکھار آیا, مجھے اس کے بدلے میں صبر پر کتنا اجر ملے گا.

▪ بہت سی چیزیں لاکھ کوششوں کے باوجود مل نہیں پاتی یہ تقدیر ہے اللہ کے فیصلوں کو قبول کرو.

کسی کا امتحان مال میں، کسی کا کسی رشتہ میں، کسی کا بچہ اسپیشل بچہ تو اس کے ساتھ کیسے چلنا ہے،

جو پسند ہے مل نہیں پاتا، اس پر حسرتیں نہ کریں پریشان نہ ہوں سوچیں اسی میں میرے لئے خیر ہے

▪ ناپسند چیزوں کے ساتھ چلنا سیکھیں.

▪ حالات نہیں بدل سکتے، خود کو اللہ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے حالات کے مطابق بدلیں.

▪ ہر مصیبت کے اندر نعمت چھپی ہوتی ہے, گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے, اجر ملتا ہے.

▪ مومن خوشحالی اور بدحالی دونوں حالتوں میں خیر کماتا ہے کبھی شکر کرتا ہے کبھی صبر کرتا ہے.

❖ آیت 217

مرتد کی سزا اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں. چاہے پہلے کتنا نیک رہا ہو، حافظ قرآن ہو،

استقامت کی دعائیں مانگیں.

دین سے نکلنے سے سارے اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔

اللہ انجام دیکھے گا کہ ان کا خاتمہ کس پر ہوا ہے

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّاب

رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا

اللہ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر کرے. آمین

❖ **آیت 219** لوگ کہتے ہیں کہاں لکھا ہے شراب کو گناہ کہا گیا تو اس آیت میں گناہ کہا گیا تو کیا گناہ حلال ہوتا ہے

❖ آیت 221 رشتے کے معاملے میں دین کو دیکھنا اولین ترجیح ہونا چاہیئے.

❖ آیت 222

توبہ: دلوں کی پاکیزگی اور گناہوں سے پاکیزگی کا نام ہے

ساتھ ہی اپنے ظاہر کو بھی پاک و صاف رکھو.

❖ آیت 223

عورت کو اللہ تعالی نے بہت قیمتی چیز کھیت سے تشبیہ دی ہے.

اپنے نیک اعمال آگے بھیجنے کی اور اولاد کی بھی فکر کرو

❖ آیت 226

ایلاء سے مراد: بیوی سے ترک تعلق کی قسم کھانا ہے.

4 ماہ تک قسم کھانے کے بعد رجوع کر سکتے ہیں

اگر 4 ماہ سے پہلے رجوع کر لیا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا ہوگا.

4 ماہ کے گزرنے کے بعد اس معاملہ کو مزید طول نہیں دیا جائے گا یا تو رجوع کریں یا پھر الگ ہو جائیں.

❖ آیت228

یہ درجہ اللہ تعالی نے رکھا ہے، نہ تو رسول ﷺ نے خود سے بتایا نہ کسی اسکالر نے کہا بلکہ اللہ نے بتایا ہے۔ یہ اللہ کی تقسیم ہے

▪ بیوی پر شوہر کی اطاعت معروف میں لازم ہے.

▪ اللہ تعالی کے بعد شوہر کا حق ہے

◈ رسول اللہ نے فرمایا:

اگر میں اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بیوی کو دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے.

◈ حدیث کے مطابق عورت اس وقت تک اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک شوہر کا حق ادا نہ کرے یعنی ایسی عورت کو ایمان کی حلاوت نہیں ملتی جو شوہر کے ساتھ حسن سلوک نہ کرے.

◈ عورت اگر پالان پر سوار ہو اور اس کا شوہر اسے بلائے تو عورت کو انکار نہیں کرنا چاہیے

❖ آیت229

بیچ بیچ میں حقوق کی بات اس لئے کی گئی کہ طلاق تک نوبت اس وقت آتی ہے جب ایک دوسرے کے حقوق ادا نہ کئے جائیں

طلاق کا معنی آزاد چھوڑ دینا

طلاق دینے کا درست طریقہ

عورت جب حیض سے فارغ ہو تو جماع کے بغیر طہر کی حالت میں طلاق دی جائے گی.

حیض کی حالت میں طلاق نہ دی جائے

یا تین طلاقیں اکھٹی نہیں دینی چاہیے.

تین سے زیادہ کی تو ممانعت ہے

عورت کو تکلیف دینے سے بچنا چاہیے

رسول ﷺ نے فرمایا اے اللہ میں دو ضعیفوں کا حق مارنا حرام کرتا ہوں، یتیم اور عورت کا

❖ **آیت 231** مرد کو حکم دیا جارہا ہے کہ عورت کو تکلیف نہ دو۔ یہ بھی کہ مرد یہ نہ سمجھے کہ اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔

❖ آیت233

یاد رکھیے

بچے کو دودھ پلانا فرض ہے، بچہ کا ثابت شدہ حق ہے.

◈ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس دو آدمی آئے انہوں نے میرا بازو پکڑا اور مجھے ایک دشوار گزار پہاڑ کے پاس لے گئے ہم ایسی عورتوں کے پاس سے گزرے کہ سانپ ان کے سینوں کو نوچ رہے تھے میں نے پوچھا ان عورتوں کا کیا معاملہ ہے انہوں نے کہا یہ اپنے بچوں کو دودھ نہ پلانے والی عورتیں ہیں.

عورتیں دودھ کیوں نہیں پلاتی ہیں

فگر خراب ہو جائے گا

یہ بہت بڑا ظلم ہے کیونکہ ایسا بچہ ساری زندگی کے لئے صحت کے مسائل کا شکار رہ سکتا ہے

اگر عورت بیمار ہے تو پلوا سکتی ہے

- **آیت 234** بیوہ عورت کی عدت بتائی گئی
- **آیت 237** معاف کرنا تقوی کے قریب ہے, تقوی کی علامت ہے

....وَ لَا تَنۡسَوُا الۡفَضۡلَ بَیۡنَکُمۡ ...

▫فضل کہتے ہیں حق سے زیادہ دینے کو

▫کسی کی بھی احسان فراموشی نہیں کرنی چاہیے

▪احسان یادرکھنا ایمان کی نشانی ہے.

▪ازدواجی تعلقات میں احسان کے بغیر خوشحالی نہیں آسکتی.

▪احسان صرف زندگی میں ہی نہیں بلکہ فوت ہونے کے بعد بھی یادرکھنا چاہیئے.

احسان کو بھولنے والی عورت سے اللہ تعالی بیزار ہوتے ہیں.

◈ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی اس عورت کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھتا جو اپنے خاوند کی شکر گزار نہیں ہوتی حالانکہ وہ اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتی.

- **آیت 238**

لڑائی جھگڑوں کے بیچ میں نماز کی بات کی کہ اس کو نہ چھوڑ دینا.

صلوۃ الوسطی سے مراد عصر کی نماز ہے. اس کو وقت پر ادا کرنا چاہیے کیونکہ نماز عصر میں دیر کرنا منافق کی علامت ہے.

◈ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جائے گویا اس کا اہل اور اس کا مال لوٹ لیا گیا.

- **آیت 241** کس طرح اللہ تعالی عورتوں کے حقوق کی حفاظت کرنے کا فرما رہے ہیں اور متقی تو اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہیں
- **آیت 245**

یہ مدنی سورت ہے جس میں آپ پر سال میں ایک یا دو بار جنگ مسلط ہوئی.

اسی لیے زیادہ سے زیادہ اللہ کے راستے میں صدقہ کرنے کا حکم دیا گیا اور اسے قرض حسنہ شمار کیا گیا.

قرض حسنہ وہ قرض ہوتا ہے جس میں ثواب کی امید کی گئی ہو جو دل کی خوشی سے دیا گیا ہو.

▪ ابن مبارک کہتے ہیں وہ قرض جو حلال مال سے دیا جائے

▪ جسے دے کر احسان نہ جتلایا جائے اذیت نہ دی جائے.

❖ آیت 247

ہمارے دین میں منصب کی چاہت کی ممانعت ہے، خود سے کوئی عہدہ نہیں مانگنا چاہیئے.

اگر مل جائے تو اللہ سے مدد مانگنی چاہیئے اور اس کے ذریعے اللہ سے قریب ہونا چاہیئے.

▪ علم والوں کو بغیر علم والے پر فضیلت حاصل ہے.

▪ **لیڈرشپ** میں دو خصوصیات ہونی چاہیے

☆ جسمانی قوت

☆ کام کرنے کی اہلیت اور اس کام کو کرنا بھی جانتا ہے.

❖ آیت 248

یہ **آیت سکینت** کہلاتی ہے.

سکینت وہ اطمینان ہوتا ہے جو اللہ تعالی اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے.

▪ سکینت بندے کو سکون اور وقار پر ابھارتی ہے.

▪ خوف کے وقت انسان کے دل کو مضبوطی دیتی ہے فتنے اس کو ہلا نہیں سکتے

▪ آزمائشیں اس پر اثرانداز نہیں ہوتی

غم انسان کو نہیں گھلاتے.

▪ انسان کا ایمان ویقین اور بڑھ جاتا ہے

ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ سکینت کے مرتبہ کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

یہ اللہ کے عطا کیے گئے رتبوں میں سے ایک رتبہ ہے. یہ رتبہ انسان کی ذاتی محنت اور کسب کی وجہ سے نہیں ہوتا.

قرآن مجید میں 6 مقامات پر سکینت کا ذکر ہے

ایک سورت البقرۃ میں (248)

دو بار سورت التوبہ میں (40,26)

تین بار سورت الفتح میں (26,18,4)

▫جب انسان ان آیات کو سنتا اور پڑھتا ہے تو شیطانی حملوں اور بیماریوں سے نجات پاتا ہے.

ابن القیم کہتے ہیں کہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر جب معاملات شدت اختیار کر جاتے تو وہ سکینت والی آیات پڑھتے اور میں نے ان کو ایک بہت عظیم واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا جو ان کو بیماری میں پیش آیا وہ اس کو برداشت کرنے سے عاجز تھے, یہ شیطانی روحوں سے جنگ کرنے اور ان سے مقابلہ کرنے کا واقعہ ہے کہ جب ان کی قوت کمزور ہو گئی تو ان کے سامنے شیطانی روحیں ظاہر ہو گئیں. جب معاملہ ان پر شدت اختیار کر گیا تو انہوں نے اپنے رشتہ داروں سے کہا کہ مجھ پر سکینت والی آیات پڑھو پھر وہ حالت ان سے ختم کر دی گئی اور وہ بیٹھ گئے اور کوئی بیماری نہ رہی.

▪ کسی بھی پریشانی کے وقت ان آیات کو پڑھنا دل کے سکون کا باعث ہے

▪ بے قراری اور بے چینی کو دور کرتی ہے.

▪ ایمان میں اضافے کا باعث ہوتی ہے.

❖ آیت 251

▪ اللہ تعالی اپنے بندوں کی خود حفاظت فرماتا ہے ان کا دفاع کرتا ہے, ظالموں کو ظلم سے روکتا ہے.

▪ کامیابی کا معیار زیادہ اسباب پر نہیں بلکہ ایمان پر ہوتا ہے اور اس کے ساتھ اس بات پر ہوتا ہے کہ انسان کس طرح اللہ کے حکم کے مطابق محنت اور تیاری کرتا ہے.

اکیڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)